السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ میں اپنی زندگی میں ان تمام کی شادیاں کرکے ان کے حقوق سے فارغ ہوچکا ہوں، اب بڑے لڑکے نے میرے ساتھ محاذ آرائی شروع کردی ہے، میری بیوی بھی اس گستاخ اورنافرمان بیٹے کی ہم نوا ہے اور میری خدمت سے انکاری ہے۔ چھوٹا بیٹا میرے ساتھ ہے میرے پاس کچھ جائیداد باقی ہے۔ بچیاں اپنی خوشی سے میرے چھوٹے بیٹے کے حق میں دستبردار ہوچکی ہیں۔ اب میں اپنے نافرمان بیٹے کو اپنی جائیداد سے محروم کرنا چاہتا ہوں کیا میں شرعاً ایسا کرسکتا ہوں، نیز ان حالات میں جبکہ میری بیوی نے میرا ساتھ چھوڑدیا ہے کیا میں اسے طلاق دے سکتا ہوں، مجھے قیامت کے دن اس کا مواخذہ تو نہیں ہوگا۔ کتاب و سنت کی روشنی میں میری راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ بلاشبہ اولاد کا والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرنا اوران کا گستاخ ونافرمان ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ حدیث کے مطابق قیامت کے دن اس قسم کے نافرمان اور گستاخ بچے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوں گے اور انہیں کسی بھی صورت میں پاکیزہ قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ انہیں اس جرم کی پاداش میں اللہ کے ہاں دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لیکن ان حالات کے باوجود والد کےلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی جائیداد سے محض نافرمان اور گستاخ ہونے کی وجہ سے کسی کو محروم کردے، جائیداد سے محرومی کے اسباب شریعت نے متعین کردیئے ہیں، مثلاً: کفر، قتل، ارتداد وغیرہ، ان میں اولاد کا نافرمان ہونا یا گستاخ ہونا کوئی ایسا سبب نہیں ہے جسے بنیاد بنا کر اسے اپنی جائیداد سے محروم کیا جاسکے۔ قرآن کریم میں بیان ہے کہ ''يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ'' فرماکر ہر قسم کی اولاد کو ضابطہ میراث میں شامل کیا ہے۔ البتہ جو اولاد نص قطعی سے اس ضابطہ سے متصادم ہوگی اسے خارج قرار دیا جائے گا، جیسا کہ ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے۔ ضابطہ میراث بیان کرنے کےلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ضابطہ میراث پر عمل کیا جائے) جبکہ وصیت جو کردی گئی ہے اسے پورا کیا جائے اور قرض جو میت کے ذمے ہے اس کی بھی ادائیگی کردی جائے بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو۔'' [۴/النسآء: ۱۲]

اس مقام پر مفسرین نے لکھا ہے کہ وصیت میں ضرر رسانی یہ ہے کہ ایسے طور پر وصیت کی جائے جس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف ہوتے ہوں یا کوئی ایسی چال چلے کہ جس سے مقصود اصل حقداروں کو محروم کرنا ہو۔ حدیث میں ہے کہ ''کسی کو بلاوجہ اپنی جائیداد سے محروم کرنا اس قدر سنگین جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ملنے والے حصے سے محروم کردیں گے۔'' (بیہقی) اس بنا پر نافرمانی اور گستاخی جیسے انتہائی سنگین جرم کے باوجود اولاد کو اپنی جائیداد سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی بچے کو ایک غلام عطیہ کے طور پر دیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ ''تو نے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے؟'' صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے معاملہ میں عدل وانصاف سے کام لو۔'' [صحیح بخاری، الھبۃ: ۲۵۸۷]

بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اپنی اولاد کے درمیان مساوات کیا کرو۔'' [بیہقی، کتاب الھبات]

اگرچہ بعض علما نے یہ گنجائش نکالی ہے کہ باپ اولاد کے مخصوص حالات کے پیش نظر تقسیم میں تفاوت کرسکتا ہے، مثلاً: ایک لڑکا معذور، اپاہج یا بیمار ہے یا وہ طلب علم میں مصروف ہے لیکن انہوں نے ایسے حالات میں بھی دوسرے بھائیوں کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ باپ کوئی ایسا اقدام نہ کرے جو بھائیوں کے درمیان دشمنی اور عداوت کا باعث ہو اور وہ اس کے کسی اقدام سے اس کی نافرمانی کا باعث بنیں۔ صورت مسئولہ میں بھی حالات کچھ اس قسم کے ہیں خرابی کی اصل وجہ یہی ہے کہ والد بڑے لڑکے کو محروم کرنا چاہتا ہے اگر اس نے بڑے لڑکے کو کلیتاً محروم کردیا تو اس سے مزید بگاڑ ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ بگاڑ چھوٹے بیٹے اور خود باپ کےلئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن جائے۔ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ باپ فرمانبردار اور نافرمان کی تمیز کئے بغیر اپنی اولاد میں مساوات قائم رکھے، شاید ایسا کرنے سے نفرت وکدورت کی آگ بھسم ہوجائے گی اور باپ کی طرف سے عدل وانصاف پر مبنی فراخ دلی آپس میں دلوں کے ملادینے کا باعث ہو۔ ممکن ہے کہ اس انصاف پسندی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کوئی اتفاق کی صورت پیدا کردے گا۔

سوال کا دوسرا حصہ نافرمان بیوی کو طلاق دینے سے متعلق ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے معاملات میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ طلاق دینا اگرچہ مباح ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ناپسندیدہ عمل بھی ہے۔ اگر حالات ایسے ہوں کہ نباہ کی کوئی صورت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی نافرمان بیوی کو طلاق دے کر اپنی زوجیت سے الگ کردے تاکہ اسے ذہنی کوفت سے نجات مل جائے، عین ممکن ہے کہ بیوی اس لئے خدمت سے راہ فرار اختیار کرچکی ہو کہ وہ اولاد کے درمیان مساوات اور برابری دیکھنا چاہتی ہو۔ لیکن خاوند گستاخ اور نافرمان اولاد کو محروم کردینے پر تلا ہوا ہو۔ امید ہے کہ اولاد کے درمیان برابری کی تقسیم کرنے پر بیوی بھی فرمانبردار اور خدمت گزار بن جائے، بہرحال ہمیں اولاد کے معاملہ میں اپنے رویے پر نظر ثانی کرنا ہوگی اور اس سلسلہ میں روا رکھی جانے والی زیادتی اور ناہمواری کو ختم کرنا ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث